بسلسلہ
انوارالباری
(۶)

والدین کے حقوق

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟

قتیبہ بن سعید، جریر عمارہ بن شبرمہ، ابو زرعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک شخص، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تیرا باپ۔

اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ابوزرعہ سے اسی طرح روایت کی۔

(صحیح بخاری شریف)

بسلسلہ انوار الباری (۶)

والدین کے حقوق

حضرت اقدس مولانا مفتی عبد الباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات گھر

ضروری تفصیل

نام وعظ: والدین کے حقوق

واعظ: حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

تاریخ وعظ: ۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۶ء

بروز پیر بعد نماز عشاء

مقام: مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

مرتب: احقر وخادم حضرت اقدس دامت برکاتہم

اشاعت اوّل: جمادی الاول ۱۴۳۹ھ

تعداد: ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ

اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر

فون: (071) 5621444

مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

اے۔جی۔ٹریڈرز نشتر روڈ سکھر

فون: 5622648, 5622628

www.shariatotasawwuf.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

آیاتِ مبارکہ کا مفہوم ۶
اللہ کی سفارش ۶
قرآن پاک میں والدین کے حقوق کی اہمیت ۸
والدین کی قدر کریں ۹
والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کریں ۱۰
استاد و پیر سے بڑا مقام ۱۲
موجودہ معاشرے میں والدین کی ناقدری عام ہے ۱۲
ہارون الرشید کے زمانے کا واقعہ ۱۳
محبت کا صلہ محبت سے دیں ۱۴
والدین کے بارے میں اللہ رب العزت کی چار تاکیدیں ۱۵
جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رفیق ۱۷
والدین کو نگاہِ رحمت سے دیکھنے پر اجر عظیم ۱۸
مقدس رشتہ والدین کا ہے ۲۰
والدین کی بے ادبی نہ کریں ۲۱

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
اولاد کا اصل امتحان	۲۲
دین نام ہی ادب کا ہے	۲۳
محدثِ کبیر حضرت سفیانِ ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۲۴
خدارا غفلت کو دور کریں	۲۵
والدین کی محبت اور اولاد کی لاپرواہی	۲۷
بدنصیب اولاد	۲۸
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد کا واقعہ	۲۹
دربارِ رسالت میں ایک والد کا ایمان افروز واقعہ	۳۰
والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں	۳۱
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۳۲
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۳۳
ماں کے گستاخ کا عبرت ناک انجام	۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والدین کے حقوق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا

وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلاً کَرِیْماً ٥ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْراً

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۴،۲۳)

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

ونحن علی ذالک لمن شاھدین والشاکرین

والحمد للہ رب العلمین

آیات مبارکہ کا مفہوم

توفیق الٰہی سے آج کی اس مجلس میں قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی چند آیاتِ مبارکہ تلاوت کی گئی ہیں ۔ یہ آیات مبارکہ ایک بہت ہی عظیم اور مقدس رشتے کے متعلق ہیں ۔ ایسا عظیم رشتہ ہے، ایسا عظیم الشان تعلق ہے اور ایسا عظیم الشان اللہ رب العزت کی جانب سے عطا کیا ہوا سرمایہ ہے جس کے بارے میں بجا طور پر ہمارے اکابرین نے یہ لکھا ہے کہ والدین کا رشتہ ایسا رشتہ ہے، یہ تعلق ایسا تعلق ہے کہ اس عالم میں اور عالمِ امکان میں نہ کوئی اس کا بدل ہے، نہ نعم البدل ہے، نہ اس کا کوئی عارضی بدل ہے۔ کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے جو اس کے مساوی ہو سکے اس کے برابر ہو سکے، اس کی ہمسری کر سکے جب کوئی برابر ہونے کے قابل نہیں ہے تو اس سے بڑھ کر اور بہتر کیسے ہو سکتا ہے۔ تو اللہ ربّ العزت نے والدین سے متعلق چند باتیں ذکر فرمائیں ہیں چند آداب تلقین فرمائے ہیں۔

اللہ کی سفارش

عزیزانِ من آپ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ یہ رشتہ کیسا مبارک رشتہ ہے، کیسا مقدس رشتہ ہے، کیسا لائقِ احترام رشتہ ہے کہ جس رشتے کے آداب ذاتِ باری تعالیٰ کی جانب سے سکھائے جا رہے ہیں جس رشتے کو برتنے کا انداز اللہ ربّ العزت سکھلا رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ رب العزت خود سفارش فرما رہے ہیں۔

دیکھیئے اگر کوئی ہم سے کہے کہ بھائی فلاں آدمی کا خیال رکھنا اگر کہنے والا عام آدمی ہوتو شاید ہم نظر انداز کر دیں لیکن کہنے والا شہر کا ڈپٹی کمشنر ہوتو پھر ہر آدمی یہ خیال کرے گا کہ ڈی سی صاحب نے کہا ہے اس کے لیے اور اگر وزیر اعلیٰ کہے تو اور زیادہ خیال آئے گا کہ بھائی اِس کے لیے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے یا وزیر اعظم ہو یا صدرِ مملکت ہو اور وہ کہے کہ فلاں آدمی کا ذرا خیال رکھنا تو انسان کو لحاظ آئے گا کہ اس آدمی کے لیے کس نے کہا ہے۔ ذرا سوچیں! کہ والدین کے لیے خود ذاتِ باری تعالیٰ نے سفارش کی ہے اور ان کے ادب واحترام کی تلقین کی ہے تو ان کا ہمیں کتنا خیال کرنا چاہیے۔ اللہ ربّ العزت ان کے بارے میں کیا فرمارہے ہیں:

﴿ فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ ﴾

''دیکھو اُنھیں اُف بھی مت کہنا''

﴿ وَلَا تَنْهَرْهُمَا ﴾

''اور اُنھیں جھڑکنا بھی مت، اُن کے ساتھ سختی سے گفتگو نہ کرنا، اُن کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرنا''

﴿ وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً ﴾

اور جب اُن سے بات کرنا تو اچھی بات کرنا، رحمت اور شفقت والی بات کرنا، اُنھیں جھڑکنا اور اُنھیں اُف کہنے کا تصور بھی نہ کرنا۔ یہ کس کی تلقین ہے ذاتِ باری تعالیٰ کی والدین کے بارے میں سفارش ہے۔ کچھ رشتے ایسے ہیں جن کے بارے میں خود اللہ

نے سفارش فرمائی ہے اور اُن سفارشوں میں سب سے مفصل سفارش سب سے زیادہ زور دے کر جن کے بارے میں تلقین کی گئی ہے وہ والدین کا رشتہ ہے۔

قرآنِ پاک میں والدین کے حقوق کی اہمیت

تو دیکھئیے اللہ ربّ العزت کیا فرما رہے ہیں جب یہ دونوں بوڑھے ہو جائیں:

﴿فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾

دیکھو انھیں نہ اُف کہنا، نہ جھڑکنا جو والدین کے آگے زبان درازی کرے، والدین کے آگے اونچی آواز میں بات کرے، چلّا کر جواب دے، آنکھیں چڑھا کر بات کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ ''شقی القلب'' آدمی ہے بدبخت آدمی ہے یہ کوئی اچھی فطرت اور اچھی طبیعت والا آدمی نہیں ہے جو ماں باپ کے آگے سختی سے بات کرتا ہے۔ بہت سارے نوجوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ایک بات عرض کرتا ہوں آج کل یہ مرض عام ہو رہا ہے اور بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے کہ وہ یار، دوستوں کے ساتھ تو بہت اچھے طریقے سے بات کر رہے ہیں گھنٹوں باتیں کرتے ہیں موبائل پر بھی لگے ہوئے ہیں، باہر ہیں تو وہاں بھی اُٹھ بیٹھ رہے ہیں، گھر میں آگئے تو ٹیلیفون اور موبائل پر انھیں وقت دے رہے ہیں اور والدین کے سامنے بات کریں گے تو اُکھڑے ہوئے لہجے میں آنکھیں چڑھا کر منہ بگاڑ کر۔ وہ پوچھ کچھ رہے ہیں اور کہتا کچھ ہے، جواب کچھ دیتا ہے سوال کچھ کرتے ہیں، نہ ڈھنگ سے اُن کی طبیعت پوچھتا ہے، نہ اُن کی

صحت کی فکر کرتا ہے نہ کھانے پینے کا، نہ اُن کی آسائش کا خیال رکھتا ہے۔ یہ مرض عام ہورہا ہے اور آپ کو معلوم ہے یہ مرض علاماتِ قیامت میں سے ایک نشانی ہے کہ لوگ قربِ قیامت میں اپنے دوستوں کو وقت دیں گے، والدین کو وقت نہیں دیں گے۔ دوستوں کو بہت زیادہ وقت دیں گے اور بھائی یاد رکھنا! اگر بہت سارے دوست آپ سے راضی ہوں مثلاً کسی کے سو دوست ہیں سارے ہی اس سے خوش ہوں اور اس کے ماں باپ اس سے خوش نہیں ہیں تو یہ سو مل کر اسے جنت میں نہیں لے جاسکتے۔

والدین کی قدر کریں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ تیرا باپ راضی تو تیرا رب راضی، باپ راضی تو تیرا اللہ راضی اور باپ ناراض تو اللہ ناراض۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تمہارا باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے یعنی اگر یہ راضی ہوا تو سیدھے جنت میں جاؤ گے اور ماں کے کیا کہنے سبحان اللہ، اللہ قدر دانی نصیب فرمائے۔ آپ یقین جانئے یہ وہ مبارک اور مقدس رشتے ہیں، وہ مبارک ہستیاں ہیں جب یہ نہیں رہتے پھر ہمیں احساس ہوتا ہے کہ کون سی چیز ہے جو ہم نے ضائع کردی، کون سی چیز ہے جو ہم نے کھودی۔ تو ماں کے بارے میں کیا فرمایا کہ ماں کے تو قدموں تلے جنت ہے۔ اللہ نے کتنا بڑا مقام بتا یا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ قدموں تلے عام طور پے خاک آتی ہے، قدموں تلے مٹی آتی ہے، قدموں تلے حقیر چیزیں آتی ہیں لیکن ماں کا مرتبہ اتنا بڑھایا

ہے کہ اللہ نے جنت اس کے قدموں تلے بتائی ہے کہ اگر یہ راضی ہوگئی تو جنت میں جانا بہت آسان ہے۔تو اللہ نے پہلی تاکید کیا فرمائی کہ دیکھو یہ خیال کرنا انھیں اُف بھی مت کہنا اور انھیں مت جھڑکنا دوسری بات فرمائی گئی:

﴿ وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً ﴾

ان سے بھلی بات کرنا تیسری بات فرمائی گئی

﴿ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ﴾

بات کرنے کا ادب بھی اللہ سکھا رہے ہیں کہ کاندھے جھکا کر عاجزی سے بات کرنا۔

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کریں

اللہ ربّ العٰلمین کا فرمان اور ارشاد ہے:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً ﴾

اللہ نے والدین کے بارے میں وصیت کی ہے تو دیکھئے کتنی تاکید ہے یہ بڑا رشتہ ہے اسی لیے تو اللہ اتنی تفصیل سے سمجھا رہے ہیں کہ ان کے سامنے ایسے بات نہ کرنا ان سے بھلی بات کرنا اور اگلا ادب تیسری بات فرمائی جا رہی ہے:

﴿ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ﴾

جب بات کرنا تو بالکل جھک کر بات کرنا، پست ہو کر بات کرنا، عاجزی سے بات کرنا اور بالکل نرمی کے ساتھ بات کرنا۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے

کاندھے بھی جھکا دینا۔ اللہ کاندھے جھکا کر عاجزی سے بات کرنے کا حکم دیں اور یہ آنکھیں چڑھا کر بات کرے اور ماں باپ کے ساتھ ذلت آمیز رویہ اختیار کرے کہ ایسے بدنصیب بھی ہیں بیوی کی رضا جوئی کی خاطر اپنے ماں باپ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں، اپنے والدین کو چھوڑ دیتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے تم اُن کے لیے دُعا مانگا کرو:

﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْراً ﴾

کہ یا اللہ اُن دونوں پر رحم فرما، یا اللہ میرے ماں اور باپ پر رحم فرما جیسے انھوں نے بچپن میں میرے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کیا۔ ماں باپ کیسی محبت سے پالتے ہیں۔ ماں سے کوئی پوچھے بچے کے ساتھ محبت ہے یا نہیں اولاد سے کیسی محبت ہوتی ہے چاہے بچہ کالا ہو، کلوٹا ہو، حبشی ہو یا بدصورت ہو، خوبصورت نہ ہو لیکن ماں سے پوچھو اس کے دل میں محبت کیسی ہے والدین کیسے سینے سے لگا کہ پالتے ہیں، کس طرح اس کے لیے اپنی راتیں قربان کرتے ہیں، کیسے اپنی راحت کو چھوڑ تے ہیں، آرام کو چھوڑ تے ہیں کیا وہ اس دن کے لیے محنت کرتے ہیں کہ جب اولاد کسی قابل ہو جائے تو ماں باپ کو پوچھنا بھی چھوڑ دے، والدین کی مزاج پُرسی کرنا بھی چھوڑ دے اور واقعتا آج یہ سب کچھ عام ہے۔

استاد و پیر سے بڑا مقام

آج ہم اپنے استاد کا ادب کر لیں گے، شیخ کا اور پیر کا ادب کر لیں گے، دوستوں کے ساتھ تعلقات نبھا لیں گے لیکن اگر نہیں نبھائے جاتے تو تعلقات ماں باپ کے ساتھ نہیں نبھائے جاتے۔ صدا کا جھگڑا انہیں کے ساتھ چلا آتا ہے حالانکہ استاد و پیر سے بڑا مقام والدین کا ہے۔ اللہ سے ڈرنا چاہیئے اللہ دُعا بھی خود سکھلا رہے ہیں کہ دیکھو یوں ان کے لیے دُعا مانگو:

﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ﴾

یا اللہ! ان پر ویسے ہی رحم و کرم، فرما جیسا انھوں نے بچپن میں مجھ پر رحم و کرم کیا۔ کیسے سینے سے لگائے لگائے ماں باپ پھرتے ہیں، نہ سردی دیکھتے ہیں، نہ گرمی دیکھتے ہیں، نہ اپنی تکلیف اور راحت کو دیکھتے ہیں۔ ہر وقت یہی خیال رہتا ہے یہ بچہ راحت میں رہے اسے تکلیف نہ ہو، یہ پریشان نہ ہو، ماں کتنی راتیں جاگ کر گزارتی ہے، کتنی تکلیفیں اُٹھاتی ہے کیسے کیسے مراحل زندگی میں آتے ہیں تب اولاد کہیں جا کر پل بڑھ کر جوان ہوتی ہے۔

موجودہ معاشرے میں والدین کی ناقدری عام ہے

آپ یوں کہہ لیں کہ والدین کی ساری جوانی اولاد کو پالنے پر لگ جاتی ہے

والدین بوڑھے ہوجاتے ہیں تب کہیں جاکر یہ تنومند جوان بنتا ہے ان کی ساری جوانی اس کی پرورش پر لگ جاتی ہے، اس کی تعلیم پر والدین کتنی محنت کرتے ہیں تب کہیں جا کر یہ کسی قابل بنتا ہے اور جب شجرِ سایہ دار بنتا ہے اور جب شجر ثمر دار بنتا ہے۔ تو وہ ایک پھل بھی انھیں کھانے کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے، یہ کیسی زیادتی کی بات ہے کہ جن کی محنت سے یہ درخت لگا وہ اس کا سایہ بھی نہ لے سکے اور اس درخت کا پھل بھی نہیں کھا سکے اس سے زیادہ ظلم کی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔

ہارون الرشید کے زمانے کا واقعہ

اور میں عرض کررہا تھا ماں باپ کس محبت سے پالتے ہیں چاہے بچہ جتنا بھی بدصورت ہو ماں سینے سے لگاتی ہے، باپ سینے سے لگاتا ہے۔ ایک مرتبہ ہارون رشید نے اپنی مملکت میں اعلان کرایا جو سب سے زیادہ خوبصورت بچہ ہوگا، اُسے انعام دیں گے۔ تاریخ کا اعلان ہوگیا، اب بچے آنا شروع ہوگئے، بڑے بڑے حسین وجمیل بچے لائے گئے، بڑے بڑے عمدہ اور خوبصورت لباس پہنے ہوئے، زرق برق لباس میں ایک رونق لگ گئی اور بچے مقابلے میں آنے لگے بیٹھنے لگے۔ والدین انھیں وہاں مجلس میں شریک کرنے لگے۔ ایک شخص حبشی آیا اور اس کا بچہ بھی بالکل اسی کی طرح کالا تھا تو اسے لوگ دیکھ کر کہنے لگے ارے تیرا بچہ کیسے اس مقابلے میں شریک ہوگا۔ یہ تو سیاہ حبشی ہے یہ کیسے شریک ہوگا۔ اس نے کہا بھائی میرا بچہ ہے میں مقابلے میں

شریک کرنے کے لیے لایا ہوں۔ہارون رشید نے جب اس بچے کو دیکھا تو کہنے لگا کہ تم اپنے بچے کو کیسے لائے ،مقابلے میں اعلان تو یہ کیا گیا تھا کہ جو مملکت میں خوبصورت بچہ ہوگا، اُسے انعام دیا جائے گا۔تو اس نے بڑی خوبصورت بات کہی کہنے لگا بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ میرے لیے تو میرا ہی بچہ خوبصورت ہے، میری نگاہوں میں تو یہی خوبصورت ہے۔بادشاہ کو یہ بات بڑی پسند آئی اور کہا اس کو اول انعام دیا جائے۔ یہ والدین کی محبت کی ادنیٰ سی مثال ہے ایسی بیشمار مثالیں موجود ہیں۔

محبت کا صِلہ محبت سے دیں

جب والدین کے آرام کا وقت آتا ہے تب دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ اولاد اُس زمانے میں بھی آرام نہیں کرنے دیتی، اُس زمانے میں بھی تکلیف میں ہیں، اُس زمانے میں بھی پریشان ہیں، راحت انھیں حاصل نہیں ہے۔اِس لیے بھائی اُن کو سایہ پہنچانے کی کوشش کریں۔جس نے تمہاری خاطر زندگی دھوپ میں گزار دی، جس نے تمہارے آرام کے خاطر تمہاری راحت کے خاطر اپنی راحت کو چھوڑ دیا اپنے آرام کو چھوڑ دیا اتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ یہ کیسی بات ہے جب ہم ان کو سایہ دینے کے قابل ہوئے تو ہم نے ان کو دھوپ میں بٹھا دیا اب وہ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا سایہ ان کو نفع نہیں دے رہا اس لیے بھائی یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے کہ دوستوں کو وقت دے ماں باپ کو وقت نہ دے، ان کے پاس بیٹھنا چاہیئے، مزاج پُرسی کرنی

چاہیئے، حال احوال کرنا چاہیئے، دل بہلانا چاہیئے، حسب استطاعت ہدیہ دینا چاہیئے، خدمت کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم ہدیہ کیسے دیں ہمارے خرچے بہت ہیں، بچے بہت ہیں۔ ارے بھائی تیرے خرچے اور بچے بعد کی بات ہے تیرا دل بھی چھوٹا ہے انسان اگر کسی کو دینا چاہے تو یہی سوچ لے بیماری میں دوا بھی تو لیتے ہیں یا خرچوں کو چھوڑ کر دوا نہیں لیتے، جب دوا لیتے ہیں تو ان کی خدمت میں کچھ پیش بھی کر دیں اور انھیں راضی بھی رکھ سکتے ہیں بس ذرا وسعت قلبی کی ضرورت ہے۔

والدین کے بارے میں اللہ رب العزت کی چار تاکیدیں

اللہ نے چار باتوں کی تلقین فرمائی ایک بات جب یہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کا خیال رکھنا انھیں اُف نہ کہیں اور دوسری بات ان سے بھلی بات کرنا۔ تیسری بات ادب سکھلایا گیا بہت عاجزی سے بات کرنا، جھک کر بات کرنا بہت اچھی اور بہت بھلی بات کرنا اور چوتھے نمبر پر دُعا تلقین فرمائی:

﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْراً ﴾

یا اللہ جیسے انھوں نے بچپن میں ہم پر رحم کیا ایسے ہی آپ ان پر رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں۔ علماء نے لکھا ہے یہ دُعا بڑی مبارک ہے اس لیے کہ یہ دُعا براہ راست ذاتِ باری تعالیٰ نے سکھلائی ہے، اللہ کی جانب سے تلقین کی گئی ہے۔ اس واسطے یہ دُعا بڑی مبارک دُعا ہے اور اگر کوئی چاہتا ہو میں اپنے ماں باپ کے لیے بہت اچھی دُعا مانگوں

تو اُسے چاہیئے کہ اِس دُعا کو اپنا معمول بنا لے۔علماء نے لکھا ہے یہ دینے کے لیئے بہترین بدلہ ہے، یہ بہترین خدمت ہے، یہ دُعاؤں میں بہترین دُعا ہے اور بھائی یہ بھی خیال کرنا چاہیئے اگر والدین ناراض ہیں چاہے آپ کتنے ہی تہجد پڑھیں، کتنے ہی نوافل پڑھیں بزرگانِ دین سے بیعت ہوجائیں یا دین کی کتنی ہی خدمت کریں، تبلیغ میں وقت لگائیں لیکن اگر ماں باپ راضی نہیں ہیں تو اللہ بھی راضی نہیں ہیں۔اگر کسی سے ماں ناراض ہے، باپ ناراض ہے اور وہ دین کی بہت خدمت کرتا ہے، علماء کی خدمت بھی کرتا ہے، اُن سے دُعائیں بھی لیتا ہے تو بھائی اِس کی دُعائیں راستے ہی میں اٹک جائیں گی اوپر پہنچے گی نہیں اس واسطے کہ اگر باپ ناراض ہے تو اللہ ناراض ہے۔ یہ نبی کا فرمان ہے۔ماں ناراض ہے تو اللہ ناراض ہے اگر اللہ ناراض ہو اور سارا جہاں راضی ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔اپنے اعمال میں اِس بات کی بہت فکر کرنی چاہیئے۔ بہت سارے گھروں سے اطلاع آتی ہے والدین کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کو اولاد پورا کرنے میں دل تنگ کرتی ہے۔جو باپ بن گئے ہیں وہ اپنے دل سے پوچھ کر بتائیں کہ اپنی اولاد کو پھل کس طرح کھلاتے ہیں، کپڑا کس خوشی سے پہناتے ہیں، جوتا کس خوشی سے لاکر دیتے ہیں آپ بتائیں والدین نے آپ کے لیے یہ قربانیاں دی ہونگیں آپ پر بھی تو ایسے ہی خرچ کیا ہوگا اب کیسا تنگ دلی کا زمانہ آ گیا کہ ہم خرچ کرتے ہوئے بھی دل تنگ کرتے ہیں والدین کی ضروریات کو پورا کرنے میں دل تنگ کرتے ہیں۔

جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رفیق

میں نے اپنے اکابرین سے خود سنا ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کو اللہ والدین کی خدمت کے لیے قبول فرمالیں، خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کا پیسہ والدین کی خدمت میں قبول ہو جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر ایک مرتبہ اللہ سے دُعا کرنے لگے یا اللہ جنت میں جو میرا رفیق ہوگا اُس سے میری ملاقات کرا دیجئے۔ اللہ ربّ العزت نے فرمایا فلاں علاقے میں ایک قصائی ہے جو گوشت بیچتا ہے، وہ آپ کا رفیق ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ وہاں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ تو عام سا آدمی ہے اِس میں تو کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے۔ جیسے عام دکاندار کی زبان ہوتی ہے ویسے ہی اُس کی زبان ہے بظاہر دل میں خیال آیا کہ بھلا کیا خوبی ہے اِس کے اندر، کون سی ایسی بات ہے پھر آپ نے خیال کیا یہ تو میں نے اِس کی باہر کی زندگی دیکھی ہے۔ کیوں نہ آج میں اِس کا مہمان بن جاؤں۔ نا معلوم گھر میں کوئی ایسا عمل کرتا ہو جو عمل اِس کو ایسے منصب تک لے جاتا ہے۔ تو حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا آج میں تمہارا مہمان بن جاؤں تو تم کو کیسا لگے گا۔ اُس نے کہا بہت اچھی بات ہے کہ آپ میرے یہاں مہمان بن جائیں۔ حضرت موسیٰ ؑ مہمان بن گئے اُس نے دکان بند کی اور کچھ گوشت ساتھ لے گیا۔ گھر جا کر سب سے پہلے اُس نے یخنی بنائی۔ بچے اِس سے لپٹتے رہے، اِس کو بلاتے رہے، بیوی بچے اپنی جانب

توجہ دلاتے رہے لیکن اِس نے توجہ نہیں دی بلکہ یخنی تیار کی پھر گھر کے ایک حصہ میں بوڑھی ماں لیٹی تھی، اتنی بوڑھی کہ بالکل گھٹڑی کی طرح سمٹی ہوئی، اس نے یخنی تیار کی اور روئی میں ڈبوڈبو کر وہ یخنی ماں کو پلانا شروع کی، نچوڑ نچوڑ کر ماں کے منہ میں یخنی ڈالنا شروع کی۔ جب ماں سیراب ہوگئی پیٹ بھر گیا اب اُس نے اپنا دوپٹہ اُٹھا کر یہ دُعا کی کہ یا اللہ! میرے بچے کو تو جنت میں موسیٰ کا ساتھی بنادے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بس میں سمجھ گیا کہ یہ اِس کی ماں کی دُعا ہے۔ اِس کا عمل نہیں ہے جو اِسے یہاں تک پہنچا دیتا لیکن اس کی ماں کی دُعا کہاں کام کر رہی ہے، کہاں اِس کو پہنچارہی ہے، اِس بچارے کو پتہ ہی نہیں ہوگا یہ کیا کہہ رہی ہے اور آسمانوں پر کیا فیصلے ہو چکے ہیں۔ یہ کیا کہتی ہے اور اوپر سے کیا فیصلے ہو چکے ہیں۔ اِس غریب اور گوشت بیچنے والے کو معلوم ہی نہیں ہوگا کہ اِس کی ماں کی دُعا کیسی مقبول ہے۔ سعادت مند ہیں جو اپنے ماں باپ کی دُعائیں لیں یاد رکھیئے! ماں باپ کے بعد آپ چاہے کسی کی کتنی خدمت کرلیں لیکن وہ اجر جو اُن کی خدمت میں ہے وہ کسی اور کی خدمت میں نہیں ہے۔

والدین کو نگاہِ رحمت سے دیکھنے پر اجرِ عظیم

حدیث شریف میں یہاں تک آتا ہے اگر کوئی اپنے والدین کے چہرے پر نگاہ رحمت سے دیکھے، رحمت بھری شفقت بھری نگاہ ڈالے تو ایک نگاہ پر ایک حج

وعمرے کا ثواب ہے۔ یہ چھوٹی بات ہے، حج کیا ایسے ہی ہو جاتا ہے، ذرا حج کا پیکج پوچھیں حاجی حنیف صاحب (ٹریول ایجنسی والے) سے اور عمرے کا پیکج معلوم کریں پتا چل جائے گا۔ حج ایسے نہیں ہوتا بڑی مشقت سے ہوتا ہے، پیسوں کا خرچ ہونا الگ ہے اور انسان کی جان اور اُس کی مشقت الگ ہے کتنی تکلیفوں سے حج ہوتا ہے۔ حج پر جو انسان اجر کماتا ہے کتنا خوش ہوتا ہے کہ میں نے حج کیا اس پر اللہ اجر عطا فرمائیں گے۔ وہ اجر اللہ تجھے اِس ایک نظر پر عطا فرما رہے ہیں لیکن ایک بات اور بھی سن لیں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میرا تجربہ ہے یہ نظر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خالص محبت کی، رحمت اور شفقت والی نظر ہو۔ فرمایا کرتے تھے آج کل تو والدین کے پاس جاتے ہیں جھگڑے کے لیے، کسی نہ کسی معاملے کے لیے، کچھ مانگنے کے لیے کتنے نوجوان ہیں جو زندگی میں اپنے والدین سے کہتے ہیں آپ نے ہمارے لیے بنایا کیا ہے، لائیے ہمارا حصہ دیجیے، ایسے حصّہ مانگتے ہیں جیسے کل ہی رکھوا کر گیا ہو، یہ لو میرا حصہ رکھلو میں آ ؤنگا تو لے لونگا، نہ کمانے کے، نہ کچھ بنانے کے، نہ رشتے نبھانے کے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، حضرت کی ایک بات یاد آرہی ہے کام کے نہ کاج کے دشمن اناج کے اور ایک مرتبہ فرمانے لگے نہ گھر کے، نہ گھاٹ کے کام کے، نہ کاج کے فرمانے لگے نہ کوئی کام کرتے ہیں نہ کوئی تعلق نبھاتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ دیکھیئے کتنی بڑی بات ہے ماں کی دُعا کی برکت سے کہاں پہنچ گئے، ماں کی دُعا سے کہاں پہنچ گیا کس مقام پر اللہ نے انھیں پہنچا دیا یہ

چھوٹی بات نہیں ہے بلکہ بہت قدر کرنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کی جو خدمت اللہ لے لیں اُسے سعادت سمجھیں۔ جو مال خرچ ہو جائے اُسے سعادت سمجھیں ۔جو جسمانی خدمت کر لے اُسے سعادت سمجھیں۔

مقدس رشتہ والدین کا ہے

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے بہت بڑے محدث ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں علمِ حدیث انہی کے ذریعے آیا ہے، تمام سندیں ان تک پہنچتی ہیں اور علمِ حدیث کی بہت عظیم خدمت اس خانوادۂ ولی اللہ نے کی ہے، یہ بڑا عظیم خاندان ہے۔ تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک صاحب آتے تھے اور کہتے تھے میرے حالات بہت تنگ ہیں، ہاتھ بہت تنگ ہے، روزی بہت تنگ ہے، آپ میرے لیے دُعا فرمائیں۔ آپ دُعا فرما دیا کرتے تھے۔ کچھ عرصے بعد پھر آتا تھا، پھر دُعا فرما دیا کرتے تھے۔ پھر آتا پھر دُعا فرماتے ایک زمانہ آتا رہا۔ ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا بھائی تم بار بار آتے ہو دُعا کراتے ہو تمہارے حالات ہی نہیں بدلتے کہا، حضرت بہت پریشان ہوں۔ حضرت نے باتوں ہی باتوں میں پوچھ لیا، آپ کے والدین زندہ ہیں یا انتقال کر گئے۔ تو اُس نے کہا میرے ماں باپ زندہ ہیں، فرمایا راضی ہیں، ناراض ہیں، کہا جی ناراض ہیں۔ یہ سن کر فرمایا بس تو پھر ساری دنیا کے قطب اور ابدال تیرے لیے دُعا کریں اور ماں باپ ناراض ہوں کسی کی دُعا

قبول نہیں ہوگی۔ اِس بات کو ہلکا نہیں سمجھنا چاہیئے ہم سب سے دُعا کا کہتے ہیں، والدین سے دُعا کا نہیں کہتے، ہم سب کی دعائیں لینا چاہتے ہیں، سب کی دُعاؤں کو مقبول سمجھتے ہیں بعض لوگ پڑھ لکھ جاتے ہیں اوراپنے ماں باپ کو جاہل سمجھتے ہیں۔ بھائی یاد رکھنا! تیری نگاہ میں یہ جاہل ہی صحیح لیکن تیری ماں جو تیرے لیے دُعا کرے گی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

والدین کی بے ادبی نہ کریں

اِس معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ دوستوں سے زیادہ اہم تعلق والدین کا ہے، باہر کے رشتوں سے زیادہ اہم تعلق اللہ کا ہے اور ہمارے مشاغل سے بڑھ کر سب سے زیادہ اہم مشغلہ والدین کی خدمت کا ہے، جو آخرت میں ہمارے لیے نجات کا باعث ہے۔ خیال کریں، صبر کریں اور ہمت سے کام لیں خدمت میں کمی نہ ہونے دیں اور یہ خیال کرے کہ بعض لوگ کہتے ہیں والدین پڑھے لکھے نہیں ہیں، بھائی تم عالم بن جاؤ، مفتی بن جاؤ، حافظ بن جاؤ، محدث بن جاؤ یا شیخ الحدیث بن جاؤ تم لوگوں کے لیے عالم اور مفتی بن جاؤ لیکن اُن کے لیے اولاد ہی ہو۔ لہٰذا اپنے علم سے اُن کا موازنہ نہ کرو بلکہ ولد (بیٹے) کا والد (باپ) سے موازنہ کرنا چاہیئے۔ میں ولد ہی رہوں گا، یہ والد ہی رہے گا، میں بیٹا ہی رہوں گا، یہ ماں ہی رہے گی۔ بعض مرتبہ ہم کاروبار سنبھال لیتے ہیں اور ہم جب ترقی کر جاتے ہیں تو والدین کو اچھی طرح سے

پکارتے بھی نہیں۔ایک مرتبہ ایک صاحب کے والد کسی مجلس میں آئے اُن کو بھولنے کی عادت تھی، بچارے بوڑھے تھے اور ایسی باتیں کرنے لگے جنہیں سن کر لوگوں کو ہنسی آنے لگی۔ بیٹا بجائے باپ کی تائید کرتا لوگوں کو کہنے لگا میرے والد کھوسٹ ہیں، دماغ اُن کا کام نہیں کرتا یہ بتائیں کیا اولاد کو یہ جملہ کہنا چاہیئے۔ یہ بے ادبی کی بات ہے۔ ایک زمانہ ایسا تھا تمہیں اتنا بھی بولنا نہیں آتا تھا۔ یہ ماں باپ جنہوں نے بولنا بھی سکھایا ہے، تمہیں کھانا پینا بھی سکھایا ہے، تعلیم بھی دلائی ہے اگر یہ خود جاہل ہیں لیکن کتنے سجھدار ہیں، اِسے علم سے آراستہ کیا ہے۔

اولاد کا اصل امتحان

وہ والدین جنہوں نے سردی کو سردی نہیں سمجھا، اپنی ٹھنڈی راتوں کو اولاد کی خاطر قربان کردیا، جنہوں نے گرمی کی تپش اور دھوپ کی حرارت کو اولاد کی خاطر برداشت کیا لیکن وہ بڑھاپے میں بے آسرا ہو جاتے ہیں، اولاد سیدھے منہ سے بات نہیں کرتی۔ والدین سے بات کرنے کا طریقہ بھی اللہ ربّ العزت نے سکھایا ہے۔ قرآن پاک کا اسلوب یہ ہے کہ حکم نازل کردیا جاتا ہے اور تفسیر پیغمبر پر چھوڑ دی جاتی ہے۔قرآن پاک میں نماز کا کئی جگہ حکم ہے لیکن دو رکعت پڑھنے کا طریقہ نہیں ہے، اس لیے کہ قرآن پاک میں تفصیلات نہیں بتائی جاتیں تشریح کو تفسیر کو اللہ کے نبی پر چھوڑ دیا جاتا ہے کیوں کہ اللہ کے نبی خود عملی نمونہ ہیں۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن میں ہے لیکن

زکوٰۃ کتنی دینی ہے۔اس کا نہیں معلوم صرف یہ تو بار بار آتا ہے:

﴿ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ﴾

لیکن زکوٰۃ کے جتنے مسائل ہیں جتنی معلومات ہیں وہ سب قرآنِ پاک میں ذکر نہیں کیئے گئے بلکہ سارے کے سارے نبی پر چھوڑ دیئے۔قرآنِ پاک میں حج کا حکم ہے لیکن سارے تفصیلی احکام اُس میں نہیں ہیں۔روزے کے قرآنِ پاک میں احکام ہیں اُن کا تفصیلی ذکر نہیں لیکن والدین کا جب ذکر آتا ہے تو خود ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے تفصیلات بھی آتی ہیں اور تفصیلات بھی بڑی باریکی کے ساتھ آتی ہیں، یہ بھی فرمایا جا سکتا تھا کہ والدین کا ادب کرو، والدین کا احترام کرو بس اتنا بھی کہہ دیا جاتا تو ہر سننے والے کے لیے، ہر شعور رکھنے والے کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا کہ یہ اللہ ذوالجلال کا حکم ہے، اِس حکم کو تسلیم کر لینا چاہیئے لیکن صرف حکم پر اکتفاء نہیں کیا گیا۔

دین نام ہی ادب کا ہے

افسوس کی بات ہے کہ اللہ ربّ العزت کے احکام کے سامنے ہم کس قدر سنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بیچارے والدین جب بڑھاپے کی حالت میں بھولتے بھی ہیں اور بات یاد نہیں رہتی اولاد اُن پر غصہ کرنے لگتی ہے، والدین کو جاہل کہتے ہیں۔ ارے بھائی تجھے کیا معلوم اِن کی جانب سے جو تکلیف آئے گی، اگر تو ساری رات عبادت میں کھڑا رہے مگر تو اُس مقام پر نہیں پہنچ سکتا جہاں یہ خدمت پہنچا دے گی،

ساری رات اپنی پیشانی کوسجدے میں رکھ دے لیکن والدین کی خدمت نہ کی تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ یہ ہمارے یہاں دین داروں کو بہت بڑا دھوکا لگتا ہے، وہ خیال کرتے ہیں کی دین کا کام کرنے میں اللہ راضی ہو جاتا ہے، مدرسے کا کام ہے، مسجد کا کام ہے، شیخ صاحب کا اور پیر صاحب کا کام ہے اور اگر گھر کا معلوم کریں تو پتہ چلتا ہے کہ والدین سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا۔ کتنے گھروں سے اطلاعات آتی ہیں کہ والدین سے بات کرنا تو دور کی بات ہفتوں گذر جاتے ہیں، یہ بدنصیب والدین کو سلام بھی نہیں کرتا۔تو بھائی اللہ ہمارے سجدوں کے محتاج نہیں ہیں، یہ بات اپنے دل اور دماغ سے نکال دینا کہ اللہ ربّ العزت عبداللہ اور عبدالرحمن کے سجدوں کے محتاج ہیں یا ہماری عبادت سے اللہ کی عزت بڑھ جائے گی۔ بھائی وہ تو عزت کو پیدا کرنے والے ہیں بھلا ہماری عبادت سے اُن کی عزت کیسے بڑھے گی اس لیے کسی دھوکے میں نہ رہیں۔

محدثِ کبیر حضرت سفیانِ ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

یاد رکھنا! یہ ساری کی ساری عبادتیں اور ریاضتیں باتیں دھری رہ جائیں گی۔
حضرت سفیانِ ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو بعد انتقال کے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ساری زندگی آپ نے حدیثیں پڑھائیں ہیں ان کا کیا ہوا، حضرت سفیانِ ثوری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث گذرے ہیں اور اُمت مسلمہ کے عظیم

محدیثین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، آپ نے ساری زندگی حدیث رسول کی خدمت انجام دی اُس میں سے موتی نکال نکال کر سامعین پر نچھاور کرتے تھے۔ تو اُس محنت کا کیا بنا فرمانے لگے:

"ضَاعَتِ الاشَارات وذَهَبَ العِبَارَات وَلَمْ يَنْفَعنَا اِلَّا رَكَيعَاتُ رَكَعنَاهَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْل"

یعنی وہ نکات و لطائف جو ہم درس میں بیان کیا کرتے تھے، وہ سب تو دھرے رہ گئے۔ بس وہ چند رکعتیں جو تہجد میں پڑھتے تھے، وہ کام آ گئیں۔ تو بھائی اللہ غنی ہیں، اُنھیں ان عبادات کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

خدارا غفلت کو دور کریں

کوئی دھوکے میں نہ رہے! اگر بہت دین کا کام کرتا ہے اور بہت نمازیں پڑھتا ہے لیکن بوڑھے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ تو یہ بہت سخت ترین پکڑ میں آئے گا، اِس واسطے کے اِس کو دوہری مار پڑے گی۔ علماء نے لکھا ہے کام دین کے کرتا ہو، دین کی سمجھ رکھتا ہو مگر اِس کے باوجود والدین کا مقام نہ جانتا ہو، تو یہ شخص دوہری مار کے قابل ہے اگر عالم ہے اور والدین کی عزت نہیں کرتا تو کیا خیال ہے عام آدمی سے زیادہ اِس کی پکڑ نہیں ہوگی، شدت کے ساتھ اِس کی پکڑ ہوگی۔ سعادت مند ہیں وہ لوگ جو اللہ کے احکام کو قبول کرلیں اور بد بخت ہے وہ شخص جو اللہ کے احکام کو رد

کردے۔خدارا! والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کریں، اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تو اپنے سر کے تاج پر کیچڑ پھینکتا ہے، تو اپنے سر کے تاج پر مٹی پھینکتا ہے، تیرا باپ، تیرا باپ ہے اور تیرا باپ تیرے سر کا تاج ہے۔ اپنے سر کے تاج پر خود کیچڑ پھیکنا، خود مٹی پھیکنا یہ سمجھداری کی بات ہے نہیں یہ تو نالائقی کی بات ہے، اپنے ہاتھ سے اپنی عزت کو خراب کرنا۔ میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرمایا کرتے تھے بھائی اگر کسی کا باپ لنگڑا ہو، لُولا ہو ہے تو اس کا باپ لہٰذا اپنے باپ کے عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ والدین جب اولاد کو پالتے ہیں کس قدر مشقت کے ساتھ پالتے ہیں۔ والدین بے چارے دن رات ایک کر دیتے ہیں، اپنی صحت اور اپنی توانائی کو قربان کر دیتے ہیں اِس خیال سے کے میری اولاد اچھا کھائے، اچھا پہنے اِن کے اوپر چھت موجود ہو راحت اور سکون اُن کی زندگی میں آجائے۔ والدین اِس خیال میں اپنی پوری زندگی اولاد پر قربان کر دیتے ہیں۔ جو پھل کاٹ کاٹ کے باپ بیٹے کو کھلاتا تھا وہ پھل شادی کے بعد بیٹا باپ سے چھپا کر بیوی کے پاس لے جاتا ہے کس قدر غلط بات ہے، کس قدر خیانت کی بات ہے۔ اگر تو نے دو پھل والدین کے آگے رکھ دیئے تو کیا قیامت آجائے گی۔ عزیزانمن !اپنے دلوں میں وسعت پیدا کریں۔ یہ جو دلوں کے اندر خلل ہے اِس کو ختم کریں، اِس خرابی کو ختم کریں۔ یہ خرابی ایسی خرابی جو تجھے آخرت میں عذاب دلانے کے لیے کافی ہے۔ آج کسی کے والد سے پوچھیں تم اتنی محنت کس کے لیے کرتے ہو وہ کہے گا کہ اولاد کے

لیے، میں چاہتا ہوں کہ اچھے سے اچھا پھل اِس کو کھلاؤں، اچھے سے اچھا لباس اِس کو پہناؤں، اچھے سے اچھے مکان میں اِس کو ٹھہراؤں، بیمار ہو تو اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے اِس کا علاج کرادوں۔ اور میں آپ کو والدین کے علاج کی صورتِ حال سناؤں بعض گھروں سے اطلاع آتی ہے ایسے بھی گھرانے ہیں چار چار پانچ پانچ چھے چھے بیٹے ہیں اور ماں کی دوا کا پرچہ گھوم رہا ہے۔ اب ڈاکٹر نے دوا لکھ دی پہلے بیٹے کے پاس سے پرچہ دوسرے بیٹے کے پاس چلا جاتا ہے۔ بڑا بیٹا کہتا ہے میرے پاس وقت نہیں تو لے آ، وہ تیسرے کے پاس پرچہ پہنچا دیتا ہے، وہ چوتھے کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ماں تو سلامت رہے گی پر تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اِس کے برعکس اگر بیٹا بیمار ہوجائے، یا محترمہ بیگم صاحبہ بیمار ہوجائیں تو کیا پرچہ اتنا گھومے گا کبھی بھی نہیں گھومے گا۔ خدا کے لیے اللہ سے ڈریں۔

والدین کی محبت اور اولاد کی لاپرواہی

آج والدین کو جھڑکنا عام سی بات ہے۔ ایسے جھڑک دیا جیسے عام انسان کو جھڑکتے ہیں اور میں یہ بات دیکھتا رہتا ہوں، لوگوں سے سنتا رہتا ہوں کسی تقریب میں جانا ہوتا ہے تو یہ دیکھتا ہوں کہ والد بے چارہ بیٹے سے بات کرتا ہے تو ذرا سنبھل کر بات کرتا ہے۔ گویا کسی گورنر جنرل صاحب سے بات کر رہا ہوں اور والد اولاد کے سامنے ڈر ڈر کے بات کرتا ہے کہ کہیں میرا بیٹا لوگوں کے سامنے ذلیل نہ کردے۔

ایسے ایسے بدنصیب اورمحروم ہیں اللہ ہدایت دے دے ۔آج ہم اس بدنصیب دور سے گزر رہے ہیں کہ اولاد کو نہ اخلاقیات کا پتہ ہے اور نہ کردار کا پتہ ہے اور نہ کسی کی عظمت اور نہ مقام کا پتہ ہے۔ ماں سے ایسے بات کرتا ہے جیسے ہتھوڑا سر پے مار رہا ہے۔ ماں دل کی بات کہنا چاہتی ہے مگر ڈر کر کہتی نہیں کہ نہ معلوم اِس کا ردِعمل کیا ہو گا۔اگرآپ والدین کی عزت نہیں کررہے تو یہ اپنے اوروالدین کے درمیان دیوارتعمیر نہیں کررہے بلکہ اللہ رب العٰلمین اوراپنے درمیان دیوار بنا رہے ہیں اورآپ اپنا فاصلہ اللہ سے بڑھا رہے ہیں۔

بدنصیب اولاد

آج کل اولادیں والدین سے مفاد کاتعلق رکھتی ہیں میراجائیداد میں کتنا حصہ ہے، آئے دن گھروں میں یہی جھگڑے ہوتے ہیں۔کوئی بدتمیزی کررہاہے،کوئی جھگڑا کررہاہے کوئی گریبان پکڑ رہا ہے۔سالوں گزرجاتے ہیں والدین سے بات نہیں کرتے۔ ایسے ایسے بھی بدنصیب نوجوان ہیں جن کی اولادیں بڑی ہوگئی ہیں مگر سالوں ہوگئے اپنے والدین کا چہرا بھی نہیں دیکھا، سالہا سال ہوگئے اُن کے سامنے بھی نہیں آتا۔بعض لوگ کہتے ہیں والدین سے ملوں گا تو میری اولاد کی تربیت خراب ہوجائے گی،تم اتنی عالیشان تربیت کررہے ہو،تم اتنی اچھی تربیت کرسکتے ہو، اپنی اولاد کو اِن سے بچانے کی کوشش کرتے ہو،تو ذرا یہ تو بتانا تمہاری تربیت تمہارے

والدین کے بجائے کسی اور نے کی تھی جو والدین تعلیم و تربیت سے آرستہ کر کے آج اِس مقام پر لانے والے ہیں، کہتا ہے یہ میری اولاد کی تربیت خراب کر دیں گے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد کا واقعہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شاگرد کے یہاں مہمان بنے اور وہ جو میزبان شاگرد تھے روزانہ بیس پچیس کھانوں کے اقسام کی لِسٹ لا کر اپنے غلام کے حوالے کرتے تھے کہ ہمارے اُستاد کے لیے یہ کھانے آج پکنے چاہیے۔ تو ایک دن دسترخوان پر دیکھا ایک کھانا زیادہ بنا ہوا ہے، جو وہ لسٹ میں لکھ کر نہیں گئے تھے۔ یہ سُننے والی بات ہے بڑا دل چسپ واقعہ ہے تو انھوں نے غلام کو بلایا جو کھانا پکاتا تھا۔ اُس سے پوچھا میں نے یہ بیس کھانے لکھے تھے اور یہ اکیسواں دسترخوان پہ کیسے رکھا ہے، یہ تم نے خود بنایا ہے اور وہ جو اُستادِ محترم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آئے ہوئے تھے وہ فرمانے لگے کہ دراصل آج میرا جی چاہا کہ فلاں چیز کھانے میں شامل ہو جائے، میں نے یہ کھانا اِس سے بڑھوایا ہے تو انھوں نے اپنے غلام کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا تو نے میرے اُستاد کی عزت کا خیال رکھا، انھوں نے ایک کھانا بڑھوایا تو نے وہ کھانا پکا دیا، انھوں نے دسترخوان پہ غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اُستاد کا اکرام ہے۔ والدین کا اکرام اِس سے بھی زیادہ ہے۔ اس لیے بھائی دل تنگ نہیں کرنا چاہیئے۔ ارے تجھے جو کچھ نصیب ہو رہا ہے والدین کی دُعا سے نصیب ہو رہا ہے۔

دربارِ رسالت میں ایک والد کا ایمان افروز واقعہ

حدیث شریف میں آتا ہے ایک نوجوان اپنے والد کو خرچہ نہیں دیا کرتا تھا اور والد اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے مال میں سے خرچ کرتے تھے چنانچہ بیٹے نے دربارِ رسالت میں شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے اِن کے والد کو بلایا گیا، اُن کو بلانے کے لیے بھیجا گیا بلانے والے نے یہ اطلاع دی کہ آپ کے بیٹے نے آپ کی شکایت کی ہے اور حضور علیہ السلام آپ کو طلب فرمارہے ہیں۔ تو اُنھیں بڑا دُکھ ہوا کہ میرے بیٹے نے اِس بات کی شکایت اللہ کے نبی کے سامنے کی ہے کہ میں اِس کی اجازت کے بغیر پیسے استعمال کرتا ہوں اور یہ عرب حضرات تھے اور شعر کہنے پر قدرت رکھتے تھی ' فی البدیھہ" اشعار کہنے میں مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ یہ وہاں سے چلے مسجد نبوی کی جانب راستے میں انھوں نے اشعار کہنا شروع کیئے اور وہ اشعار تھے بچے کے بچپن کے بارے میں، والدین کی محنت کے بارے میں کیسے پالا ہے، کیسے گود میں اُٹھایا ہے، کیسے راتیں گزاری ہیں، کیسے سردی اور گرمی اِس کے لیے برداشت کی ہے، اِس کے بچپن کے حوالے کے اشعار کہنا شروع کیئے، چنانچہ یہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے آپ علیہ السلام نے فرمایا بات تو بعد میں ہوگی تم نے جو اشعار راستے میں پڑھے پہلے وہ اشعار تو سناؤ تو اب وہ رونے لگے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اشعار تو میں نے دل میں کہے تھے میرے اور اللہ کے سوا تو

کوئی جانتا بھی نہیں ہے، آپ کو کس نے اطلاع دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ نے خبر دی ہے تم نے جو اشعار کہے اللہ ربّ العزت نے مجھے خبر دی۔ حدیث شریف میں آتا ہے حضور علیہ السلام اشعار سُن کر ایسے غمگین ہوئے اور آپکی طبیعت مبارک پر اتنا اثر ہوا، آپ علیہ السلام آگے ہوئے اور اُس شکایت کرنے والے نوجوان کو ایک طماچہ رسید کیا اور ایک مشہور حدیث ہے جو آپ علیہ السلام کی لسانِ نبوت سے جاری ہوئی آئندہ ایسا دعویٰ مت کرنا۔ تُو بھی اور تیرا مال بھی سب تیرے باپ کا ہے، یہ سب کا سب تیرے باپ کا ہے۔

والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد آپ کی عزت وعظمت کرے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے اور آپ کی فرمانبرداری کرے، اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کے دل میں آپ کی عزت وعظمت بٹھادے اور آپ کو آخرت کی کامیابی کے علاوہ بے شمار دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں۔ تو آپ کو چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔

مشہور محاورہ ہے: آدمی جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔

گندم بو کر جو کی تمنا رکھنا اور باجرہ بو کر چاول حاصل کرنے کی توقع بے وقوفی ہے۔ آج ہم اپنے والدین کے ساتھ جیسا برتاؤ کریں گے، کل اپنی اولاد سے ویسا ہی صلہ پائیں

گے اس لیے ہم اپنی اصلاح اوراعمال کی فکر کریں کیوں کہ اگر ہم نیک ہونگے تو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہونگے اور یہ ان کے لئے ایک بڑی نعمت ثابت ہوگی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

نعم الالہ علی العباد کثیرۃ واجلھن نجابۃ الابناء---

ترجمہ: بندوں پر اللہ کی نعمتیں بہت ہیں اورسب سے بڑی نعمت اولاد کا نیک ہونا ہے---

لہٰذا والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیجئے یہ ان کا حق ہے اوران کی قربانیوں اور محبتوں کا تقاضہ بھی کہ وہ تو ہر آن ہر گھڑی اپنا سب کچھ آپ پر لٹانے کے تیار رہتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے خاطر اپنی جان کو بھی نچھاور کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات میں اس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ بچپن میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں چلی گئیں تھی یعنی روشنی ختم ہوگئی تھی ان کی ماں ان کے لئے دعا کرتی رہتی تھیں:

اے اللہ! میرے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی کو لوٹا دے۔

فَرَأَتْ وَالِدَتُهَا الْخَلِيْلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا:

يَا هٰذِهِ! قَدْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَى ابْنِكِ بَصَرَهُ بِكَثْرَةِ دُعَائِكِ.

قَالَ: فَأَصْبَحَ وَقَدْ رَدَّاللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ---

’’ترجمہ: ایک مرتبہ ان کی ماں نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا وہ فرما رہے ہیں: تیری دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھیں لوٹا دی، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ واقعتا اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں لوٹا دی تھیں۔،،

جب ماں کی دعائیں بچوں کو لگتی تھیں تو پھر کوئی محمد بن قاسم بنتا تھا کوئی سلطان محمود غزنوی بنتا تھا کوئی بایزید بسطامی بنتا تھا کوئی جنید بغدادی بنتا تھا، یہ ماں کی دعائیں ہوتی تھی جو بچوں کو سعادت مند بنا دیتی تھیں۔--

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

مجھے اللہ تعالیٰ نے جو بھی مراتب عطا کئے وہ میری والدہ کی دعاؤں کے صدقے عطا کئے۔ کسی نے پوچھا کہ وہ کیسے؟

فرمایا: لڑکپن میں ایک مرتبہ والدہ نے پانی مانگا، جب میں لے کر گیا تو والدہ سو چکی تھیں۔ میں پیالہ ہاتھ میں لے کر ساری رات کھڑا رہا، سردی اتنی شدید تھی کہ جسم کپکپا رہا تھا جب والدہ کی آنکھ کھلی اور انھوں نے مجھے یوں کھڑے انتظار کرتے دیکھا تو خوش ہو کر بہت دعائیں دیں۔ ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری لئے ولایت کے دروازے کھول دیئے۔

ماں کے گستاخ کا عبرت ناک انجام

مولانا عبدالشکور دینپوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک مقام سے گزرتے ہوئے مجھے ایک شخص نے آواز دی جو نہایت بدترین حالت میں فٹ پاتھ پر پڑا ہوا تھا بیشمار مکھیاں اس پر بیٹھی تھیں۔ بدن سے پیپ بہہ رہا تھا اور بدبو اور سڑاند اتنی کہ وہاں لمحہ بھر ٹھہرنا بھی مشکل تھا۔ فرماتے ہیں میں ٹھہر گیا تو وہ بولا مولانا آپ عالم معلوم ہوتے ہیں میرے عبرتناک حالات سن لیں اور لوگوں کو بتائیں ماں باپ کے نافرمان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کہنے لگا میں اکلوتا بیٹا تھا باپ کا بچپن میں انتقال ہو گیا میری ماں نے مجھے بڑی محبت سے پالا وہ کبھی میرے بغیر لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتی تھی۔ جب میں جوان ہوا تو میری ماں کو فکر پڑ گئی کہ بیٹے کے لیے چاند سی دلہن لاؤں بڑے چاہ سے میری شادی کی۔ بیوی گھر میں آ گئی تو میری نگاہیں ماں سے پھر گئیں، بیوی کے حسن و جمال کا دیوانہ ہو گیا میری بیوی ماں سے روز جھگڑتی اور مجھ سے روز شکایت کرتی میں بھی ماں سے روز لڑتا اور ماں کی بات نہ سنتا صرف بیوی کی سنتا ایک روز گھر میں داخل ہوا تو دیکھا بیوی رو رہی ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہوا، بولی تمہاری ماں نے مجھ سے جھگڑا کیا ہے میں بیوی کے آنسو دیکھ کر طیش میں آ گیا اور میں نے غیض و غضب کے عالم میں ماں کے منہ پر ایک طماچہ رسید کیا۔ اس ماں کے منہ پر جس نے میری خاطر اپنی خوشیاں اور زندگی قربان کر دی تھی۔ مولانا صاحب میں اندھا ہو چکا تھا بیوی

کی محبت میں ،میری اس حرکت سے ماں کو شدید دھچکا لگا وہ پورا ہفتہ روتی رہی بس صرف یہ کہتی یا اللہ! میں نے اس دن کے دیکھنے کو اسے پالا تھا۔ایک ہفتے بعد ماں کا انتقال ہوگیا چند روز بعد میرے جسم پر دانا نکلا جو بڑھتا ہی گیا اس میں سے پیپ اور مواد رستا رہتا پھر وہ زخم ناسور بن گیا زخم سڑنے لگا زخموں سے بدبو پھیلتی تھی بیوی بھی نفرت کرنے لگی بالآخر اس نے مجھے گھر سے نکلوا کر باہر پھنکوادیا آج میں بدنصیب آپ کے سامنے ہوں۔

''خدارا آپ لوگوں کو میرے حال سے عبرت دلائیں کہ لوگ ماں باپ کی قدر اور عظمت پہچانیں''

☆☆☆ وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ ☆☆☆

”ماں کا خط“

حق ماں سے زیادہ نہیں دُنیا میں کسی کا
جو قابلِ عزت ہے وہ رُتبہ ہے اُسی کا
سینچا ہے اُسی ماں نے تمہیں خونِ جگر سے
پروان چڑھا ہے اس کی دعاؤں کے اثر سے
نیند اپنی اسی ماں نے تمہارے لیے کھوئی
گزری ہیں راتیں بھی دَم بھر نہیں سوئی
اس ماں نے تمہیں جاگ کے آرام دیا ہے
اور لوریوں سے نیند کا پیغام دیا ہے
اَرماں سے خواہش سے تمناؤں سے پالا
ہے کون بھلا ماں کی طرح چاہنے والا
سایہ ہے جہاں ماں کا وہاں حق کا کرم ہے
اس بی بی کے قدموں کے تلے باغِ اِرَم ہے
راضی ہے اگر ماں تو خدا شاد رہے گا
لو اس کی دعائیں تو گھر آباد رہے گا
ہوجائے کسی بات سے ماں گر کبھی برہم
آداب سے آگے سرِ تسلیم کر خم

اصلاحی مجالس و بیانات

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار مجالس و بیانات کی ترتیب

درسِ حدیث بعد نمازِ فجر	پورا ہفتہ	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
جمعۃ المبارک بیان	دوپہر 01:00 تا 01:30	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
مجلس ملفوظاتِ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ بعد نمازِ عصر	جمعۃ المبارک	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
درسِ قرآن بعد نمازِ عشاء	جمعہ، ہفتہ، اتوار، بدھ	مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ عصر (برائے حضرات وخواتین)	اتوار	مقام: منظور پکوان سینٹر مقام روڈ سکھر
اصلاحی بیان ومجلسِ ذکر (برائے حضرات وخواتین)	پیر	مقام: مرکزِ شفیق الامت باغ حیات سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ عشاء (برائے حضرات وخواتین)	منگل	مقام: مسجد بابِ رحمت مال گودام سکھر

ماهانه مجالس و بیانات کی ترتیب

اصلاحی بیان بعد نمازِ عصر (برائے مستورات)	منگل	مقام: دلشاد منزل ریجنٹ سکھر
اصلاحی بیان بعد نمازِ مغرب (برائے حضرات وخواتین)	(ہر شمسی مہینے کی پہلی) بدھ	مقام: جامع مسجد حسین ابن علی رضی اللہ عنہ پرانی پولیس چوکی، نیو پنڈ سکھر

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

کے مواعظ حاصل کرنے کے لیے ان نمبروں پر رابطہ کریں۔

0313-3326784

0321-3367441

0308-3639197

Razaq Travels & Tours (Pvt) Ltd.

آیئے عمرہ ادا کیجئے سکون قلب کے ساتھ

10 روزہ، 15 روزہ، 20 روزہ، اور 28 روزہ

مکمل پیکجز کی ایڈوانس بکنگ جاری ہے۔

زیر سرپرستی

جید علماء کرام و مشائخ

مدینہ منورہ سے اجتماعی عمرہ | طائف کی زیارتیں اور اجتماعی عمرہ | مسجد جعرانہ سے اجتماعی عمرہ

بیر شفا کی زیارت | مقام بدر کی زیارت | وادی جن کی زیارت | بیر روحہ کی زیارت

ویزہ کا بروقت حصول | آرام دہ ایئر کنڈیشن ٹرانسپورٹ

حرم کے قریب ترین ایئر کنڈیشن رہائش | سعودی عرب میں ہمارا مستعد عملہ

ہیڈ آفس: پلاٹ نمبر K-7/17, 7/19، مین چوہدری خالق الزماں روڈ، گزری، کراچی۔

Email: razaqtravelandtours@gmail.com

Tel: 021-35860753, Cell: 0333-3340461-62-63-64

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

کے بیانات WhatsApp پر حاصل کرنے کے لئے

اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

+92 316 3620070

daruliftaidaratulfurqan@gmail.com

www.shariatotasawwuf.com